سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس ۔یو ۔پی ۔پی۔2۔ایس۔سی۔آر

ستیہ رنجن ماجھی اور دیگر
بنام
اسٹیٹ آف اوریسا اور دیگران

25اگست2003

[وی۔این۔کھرے سی جے۔اورایس۔بی۔سنہا،جسٹسز]

اڑیسہ فریڈم آف ریلیجن ایکٹ 1967 / اڑیسہ فریڈم آف ریلیجن قواعد 1989:

دفعات 2 مزید برآں 7 /قواعد 4 مزید برآں 5-کی آئینی جواز کو اس عدالت نے قانون سازی کا ایک درست حصہ قرار دیا ہے- جہاں تک قواعد کا تعلق ہے،عدالت عالیہ کے فیصلے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ قاعدہ 5 کے ذیلی قاعدہ (3) کے اختیارات سے متعلق سوال خاص طور پر پیش کیا گیا تھا-صرف اس وجہ سے کہ قاعدہ 5 کے تحت تحقیقات پر غور کیا گیا ہے، یہ حقیقت میں قاعدے کو کالعدم نہیں بناتا ہے-مزید یہ کہ یہ سوال کہ آیا کوئی قاعدہ اختیار سے باہر ہے یا نہیں،عوامی نظم وضبط کو ذہن میں رکھتے ہوئے فیصلہ دیا جانا چاہیے- چونکہ اس سے پہلے ایسی کوئی دلیل نہیں اٹھائی گئی تھی۔عدالت عالیہ،اسے پہلی بار عدالت عظمیٰ کے سامنے اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی- آئین ہند-آرٹیکل 136 مزید برآں 226۔

ریوا اسٹینسلاؤس بنام ریاست مدھیہ پردیش اور دیگران اے آئی آر (1977) ایس سی 908، پر انحصار کیا۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 136 -نئی عرضی-منعقد: عدالت عظمیٰ کے سامنے پہلی بار اٹھائے جانے کی اجازت نہیں دی جا

سکتی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :2003 کی خصوصی رخصت کی درخواست (c) نمبر 16428/03
7122CC۔

2001۔ کے او جے سی نمبر 10530 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے مورخہ 5.3.2003 کے فیصلے اور حکم
سے۔

کے ساتھ

آئی اے نمبر 1 (سی/ایس ایل پی فائل کرنے میں تاخیر)

درخواست گزاروں کے لیے جنرنجن داس، گورنگ بسوال، سویتا کیتو مشرا، محترمہ ایم گہلوت اور پی سی
چنچانی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کی گی۔

آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک درخواست کے ذریعے، درخواست گزاروں نے اڑیسہ فریڈم آف ریلیجن ایکٹ، 1967 (مختصر طور پر "دی ایکٹ") کے دفعات 2 اور 7 اور اڑیسہ فریڈم آف ریلیجن قواعد، 1989 (مختصر طور پر "قواعد") کے رولز 4 اور 5 کو چیلنج کیا۔ اس عرضی کو اڑیسہ عدالت عالیہ نے خارج کر دیا تھا۔ یہ مذکورہ حکم اور فیصلے کے خلاف ہے، درخواست گزار اس خصوصی اجازت عرضی کے ذریعے ہمارے سامنے ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس ایکٹ کو اس عدالت نے ریو اسٹینسلا ؤس بنام ریاست مدھیہ پردیش اور دیگران اے آئی آر (1977) ایس سی 908 میں ایک درست ٹکڑا یا قانون سازی قرار دیا ہے جس میں اسے درج

ذیل قرار دیا گیا ہے:

"19۔ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ اس لحاظ سے ہے کہ آرٹیکل 25 (1) میں لفظ 'فروغ' کا استعمال کیا گیا ہے، جس کے لیے آرٹیکل عطا کرتا ہے وہ کسی دوسرے شخص کو اپنے مذہب میں تبدیل کرنے کا حق نہیں ہے، بلکہ اپنے مذہب کو اس کے اصولوں کی وضاحت کے ذریعے ترسیل یا پھیلانا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آرٹیکل 25 (1) ہر شہری کو "ضمیر کی آزادی" کی ضمانت دیتا ہے، نہ کہ صرف ایک مخصوص مذہب کے پیروکاروں کو، اور یہ کہ، بدلے میں، یہ مؤقف اختیار کرتا ہے کہ کسی دوسرے شخص کو اپنے مذہب میں تبدیل کرنے کا کوئی بنیادی حق نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کسی دوسرے شخص کو اپنے مذہب میں تبدیل کرتا ہے، جیسا کہ مذہب کے اصولوں کو ترسیل کرنے یا پھیلانے کی اس کی کوشش سے ممتاز ہے، تو یہ ملک کے تمام شہریوں کو یکساں طور پر ضمانت دی گئی "ضمیر کی آزادی" پر اثر انداز ہوگا۔

آئین ہند کے آرٹیکل 25 کا حوالہ دیتے ہوئے یہ مشاہدہ کیا گیا کہ۔"ایک کے لیے آزادی کیا ہے، وہ دوسرے کے لیے آزادی ہے، مساوی پیمانے پر، اور اس لیے کسی شخص کو اپنے مذہب میں تبدیل کرنے کا بنیادی حق جیسی کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔"

تاہم، درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل نے ہمارے سامنے قواعد کے قاعدہ 5 کے ذیلی اصول (3) پر حملہ کرنے کی کوشش کی جسے نوٹیفکیشن نمبر 63286 مورخہ 26.11.1999 کے ذریعے داخل کیا گیا ہے۔اعتراض شدہ فیصلے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا توضیع اختیارات کو خاص طور پر پیش کیا گیا تھا۔عدالت عالیہ کے سامنے، درخواست گزاروں کی جانب سے پیش کی گئی بنیادی دلیل یہ تھی کہ مذکورہ قواعد ایکٹ کے دفعہ 7 میں موجود قاعدہ سازی کے اختیار اختیار سے باہر ہیں۔عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے کے پیرا گراف 5 میں اس معاملے کو نمٹا ہے۔ہم نے عدالت عالیہ کے سامنے درخواست گزاروں کی طرف سے دائر تحریری عرضیوں پر بھی غور کیا ہے، لیکن ہمیں عدالت عالیہ کے سامنے اٹھائے جانے سے پہلے مذکورہ اصول پر سوال اٹھانے کے علاوہ کوئی خاص بنیاد نہیں ملتی ہے۔مزید برآں یہ سوال کہ آیا کوئی قاعدہ اقتدار اختیار سے باہر ہے یا نہیں، عوامی نظم وضبط کو ذہن میں رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جانا چاہیے۔اگر اس طرح کا دلیل اٹھایا جاتا تو ریاست دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ عوامی نظم وضبط کی بحالی کی بنیاد پر حکم جاری کرنے کا جواز پیش کرتی۔اس لیے اس طرح دلیل کو اس عدالت کے سامنے پہلی بار اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

صرف اس وجہ سے کہ قاعدہ 5 کے تحت تحقیقات پر غور کیا جاتا ہے، یہ حقیقت میں قاعدے کو غلط نہیں بناتا ہے۔اس لیے ہمیں خصوصی اجازت کی درخواست میں کوئی خوابی نہیں ملتا۔اس کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

آر۔پی۔

درخواست مسترد کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document